رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن
شانِ صحابہ
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کاثَواب حاصِل ہوتا رہے گااور ضِمْناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلْد نَجات پانے والاوہ شَخْص ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیامیں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(1)

سُنتے ہیں کہ مَحْشَر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لَو جب تو بَن آئی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

1۔۔۔فردوس الاخبار، ج۲/ ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا جذبۂ اِیثار

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "**عیون الحکایات**" جس میں نصیحت بھرے واقعات ہیں، اس کی جلد اوّل، صفحہ نمبر 73 پر حکایت نمبر 17 ہے:

حضرت سَیِّدُنا ابُو جَہْم بن حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ یَرمُوک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، میرے پاس ایک بَرتن میں اِتنا پانی تھا کہ جو ایک شَخْص کو سیراب کر دیتا۔ میں نے سوچا کہ اگر اُن میں زِنْدگی کی کوئی رَمَق (یعنی تھوڑی سی بھی جان) باقی ہو گی تو میں اُنہیں یہ پانی پلاؤں گا اور اِس سے اُن کے چہرے کو صاف کروں گا۔ میں جُونہی اُن کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خُون میں لَت پَت تھے، میں نے اُن سے پُوچھا: کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ اُنہوں نے اِشارے سے کہا: ہاں، اِتنے میں اچانک کسی کے کَراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچازاد بھائی نے کہا: یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھائی حضرت سَیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ میں ان کے پاس پہنچا اور اُن سے کہا لیجئے! میں آپ کو پانی پِلاتا ہوں، اتنے میں اُنہوں نے بھی ایک زَخْمی کو کَراہتے ہوئے سُنا اور اِشارے سے فرمایا کہ یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے۔ پھر میں واپس حضرت سَیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جا چکے تھے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس

آیا تو دیکھا کہ وہ بھی شہید ہو چکے ہیں۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و شوکت بھی کس قدر اَرْفَع و اَعْلٰی تھی، باوُجود یہ کہ زَخْموں سے بدن چُور چُور ہیں، پیاس کی شِدَّت بھی اپنے عُروج پر ہے، مگر قُربان جایئے! اِن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے جَذبۂ اِیثار پر کہ اِس عالَم میں بھی دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تکالیف کا اِس قدر اِحساس تھا کہ اپنی پیاس کو قُربان کر دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایسے ہوش رُبا (ہوش اُڑا دینے والے) عالَم میں کہ جب عقل بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور ہر شَخْص کو صِرف اپنی ہی فکر ہوتی ہے، مگر ان حضرات کو "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" کے بجائے دوسروں کی فِکْر ستائے جا رہی ہے کہ اگر میں پی لوں گا تو میرا مُسلمان بھائی پیاسا رہ جائے گا۔ بِلاشُبہ یہ اُن کی عُمدہ تعلیم و تربِیَت، بُلند پایہ ہمّت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کامل مَحَبَّت کا نتیجہ تھا، اُن کی اِنہی اَعْلٰی صِفات کی وجہ سے صَدیاں گُزر جانے کے باوُجود آج بھی رُشد و ہدایت کے اِن روشن سِتاروں کا ذِکْرِ خَیْر مسلمانوں کو قَلْبی تسکین پہنچاتا ہے اور اُن کی شان وعظمت کے نَغْموں کی گُونج ہر سُو سُنائی دیتی ہے۔ آیئے! اب یہ بھی سُن لیجئے کہ "صَحابی" کہتے کسے ہیں، پہلے شانِ صحابہ میں لکھے ہوئے اشعار سُنیے، جو کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "کراماتِ صحابہ" کے شروع میں دِیے ہوئے ہیں۔

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ — کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے — مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر — رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
اِنہی میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں — اِنہی میں ہیں علی شہوارِ صحابہ

---

1 . . . عیون الحکایات جلد 1 ص 73

پسِ مرگ اے اعظمی یہ دُعا ہے بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ

صحابی کی تعریف

حضرت علّامہ حافِظ اِبْنِ حَجَر عَسقَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن خُوش نصیبوں نے حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِیْمان کی حالت میں دیکھا اور اِیْمان ہی پر اُن کا خاتِمہ ہوا۔ اُن خُوش نصیبوں کو صَحابی کہتے ہیں۔[1] ان صَحابیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زِیادہ ہے۔ روایت ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار (14,000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ حج کے لیے مکۂ مکرمہ میں جمع ہوئے اور بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجمعِین کی تَعْداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) تھی۔ (زرقانی ج۳، ص۱۰۶ و مدارج ج۲، ص۳۸۷، از کراماتِ صحابہ: ۵۱) تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں ہیں اور جن کے نام معلوم ہیں (ان کی تعداد) سات ہزار (7000) ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت: ۴۰۰) (تمام صحابہ میں) خُلَفائے اَرْبعہ کے بعد بقیہ عشرۂ مُبشَّرہ، حضراتِ حَسنین (یعنی حضرت اِمام حسن اور حضرت اِمامِ حسین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما اجمعین)، اَصحابِ بدر اور اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضَلِیَّت ہے اور یہ سب (یعنی تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) قَطعی (یقینی) جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ص۲۴۹) قرآنِ کریم میں جابجا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور اُنہیں دُنیا ہی میں مَغْفِرت و بخشش اور اِنْعاماتِ اُخْرَوی کی خُوشخبری سُنادی گئی۔ غور کیجیے کہ جن کے اَوصافِ حمیدہ کی خُود اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَحْسِیْن فرمائے، اُن کی عظمت ورِفْعَت (بُلندی) کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی چند آیات سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے دِلوں میں اُن کی عظمت و عقیدت مزید اُجاگر ہوجائے۔ چُنانچہ پارہ

---

1 ... فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی... الخ، ۸/۳-۴ مفہوماً

9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 4 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ(۴)

(پ ۹، الانفال: ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: یہی سچے مُسلمان ہیں ان کے لئے دَرَجے ہیں ان کے رَبّ کے پاس اور بخشش ہے اور عزّت کی روزی۔

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت نمبر 100 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠(۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تُو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رِضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں، جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹّھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بَھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان

(پ ۲۶، الفتح: ۲۹) میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 218 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۱۸) (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ رَحمتِ الٰہی کے اُمّید وار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ طیّبہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عِیاں ہو جاتی ہے کہ محبوبِ رَبِّ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کس قدر اَرفَع واعلیٰ عِزّوشان کے مالک تھے کہ جنہوں نے اپنی زِندگیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کے حُصول اور دِیْنِ اسلام کی سَربُلندی کے لئے وَقْف کر رکھی تھیں، اِن مَردانِ عرب نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شانہ بَشانہ رہ کر اِحیائے دِیْن کی خاطِر ایسی ایسی قُربانیاں پیش کیں کہ جنہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میدانِ کارزار کے اِن شَہسُواروں کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت گُزاری کے طُفیل نہ صِرف اپنی بخشش و رِضامندی اور جنَّت کی حَقداری وغیرہ جیسے عظیمُ الشّان اِنعامات سے نوازا بلکہ اُنہیں ملنے والی عطاؤں اور نوازشوں کا اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں جابجا تذکرہ بھی اِرشاد فرمایا تاکہ تاقیامت آنے والے مُسلمانوں کے دِلوں میں ان کی شان و عظمت مزید مُسْتَحْکَم ہو جائے۔ آیاتِ قُرآنیہ کے علاوہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے لَبہائے مُبارَکہ سے کبھی تو بِالعُموم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل بیان فرمائے اور کبھی نام لے لے کر ان کی شان و عظمت اور قدْر و منْزلت اُجاگر فرمائی۔ چُنانچہ

نیکوکار ہستیاں

حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سُلْطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ[1] یعنی میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔ مزید فرمایا: ”خَیْرُ اُمَّتِی اَلْقَرْنُ الَّذِینَ یَلُوْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ[2] یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبعِ تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔“

بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں جن کے کارہائے نُمایاں کی وجہ سے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی شان و عظمت نام لے کر کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ابو بکر میری اُمّت کے سب سے زِیادہ نَرم دل اور رَحْم دل شخص ہیں اور عمر بن خَطاب میری اُمَّت کے بہترین اور سب سے زیادہ اِنْصاف کرنے والے شخص ہیں اور عثمان بن عفَّان میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ باحَیا اور عزت والے ہیں اور علی بن ابی طالب میری اُمَّت کے عقلمند اور سب سے زِیادہ بہادُر شخص ہیں اور عبدُ اللّٰہ بن مَسْعُود میری اُمَّت کے نیک اور اَمانت دار شخص ہیں اور ابُوذَر اس اُمَّت کے سب سے زِیادہ زاہد اور سچے انسان ہیں اور ابُو دَرْدَہ میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ عِبادت گُزار اور مُتَّقِی شخص ہیں اور مُعاوِیہ بن سُفْیان میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ بُردبار اور سخی آدمی ہیں۔ (کنز العمال، ج۷ ص:۳۴۴، حدیث:۳۳۶۲۶)

مزید فرمایا: میں اَہْلِ عرب میں سے سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والا ہوں اور سَلْمان اَہْلِ فارس میں سے سب سے پہلے جنَّت میں داخل ہونے والے ہیں اور صُہَیب، رُومیوں میں سے سب سے پہلے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ ۔۔۔ الخ، ص، حدیث: ۲۵۳۵

جنَّت میں داخل ہونے والے ہیں اور بِلال، اَہلِ حَبْشہ میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔(کنزالعمال، ج۷ص:۳۴۴،حدیث:۳۳۶۷۲) میرے سب صحابہ میرے نزدیک مُعزَّز اور محبوب ہیں، اگرچہ وہ حبشی غُلام ہو۔(کنزالعمال، ج۷ص:۳۴۵،حدیث:۳۳۶۷۴)

نمایاں ہیں اِسلام کے گلستاں میں   ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

ہدایت کے چشم وچراغ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَولائے کُل، فَخرِ رُسُل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کیسی شان و عظمت بیان فرمائی اور خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چاہت یہ ہے کہ میری اُمَّت میرے صحابہ کی خُوب خُوب تعظیم وتَوقیر کرے۔ لِہٰذا ہمیں بھی فرمان مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرتے ہوئے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سچی مَحبَّت رکھنی چاہیے اوران کی سیرت وکردار پر عمل کرتے ہوئے، اپنی زِندگی بَسر کرنی چاہئے، کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ روشن سِتارے ہیں، جن کے بارے میں مَدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ[1] یعنی میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) سِتاروں کی مانند ہیں، تم اِن میں سے جس کی بھی اِقْتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔“

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسی نَفیس تشبیہ ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو کَشْتیِ نُوح فرمایا، سَمُندر کا مُسافر کَشْتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی

1...مشکاة المصابیح،کتاب المناقب،باب مناقب الصحابة، ۲/۴۱۴، حدیث:۶۰۱۸

سَمُندر میں چلتے ہیں۔ اِس طرح اُمّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بھی حاجت مند، اُمّت کے لئے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی اِقْتِداء میں ہی اِھْتِداء یعنی ہدایت ہے۔[1]

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُوْلُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے مِثْل کردار اور پاکیزہ اَطْوار، اُمّت کی اِصْلاح و تَرْبِیَت کے حوالے سے بہت اَہَمِیَّت کے حامل ہیں، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے "مِثْلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنی میرے صحابہ کی مثال میری اُمّت میں کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُسْت نہیں ہوتا۔"[2] یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُسْت کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈَبّہ جو اِنْجن سے مُتَّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پہنچاتا ہے اِنجن سے وہ کھنچتا ہے اور سارے ڈَبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔[3]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مَوقَع پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۹

2...شرح السُّنۃ، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ، ۷/۶۷، حدیث:۳۸۶۳

3...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۸

عظمت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے، ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص راہِ راست پر چلنا چاہے، اُسے چاہیے کہ اُن لوگوں کے راستے پر چلے اور اُن کی پیروی کرے، جو اِس جہاں سے گُزر گئے کہ زِندوں (یعنی وہ لوگ کہ جن پر ابھی موت طاری نہ ہوئی اُن) کے بارے میں یہ اندیشہ مَوجود ہے کہ وہ دِین میں کسی فتنے میں مبتلا ہوجائیں اور یہ لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ یہ حضرات اُمّت میں سب سے زِیادہ اَفْضل ہیں، ساری اُمَّت میں سب سے زِیادہ اُن کے دل نیکوکار، اُن کا عِلْم سب سے زیادہ گہرا اور اُن کے اَعمال تَکَلُّف سے خالی ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی رَفاقت وصُحْبت اور خِدْمتِ دِین کے لیے چُنا تو اُن کا فَضْل وکمال پہچانو، اُن کے آثار وطریقوں کی پیروی کرو، جس قدر مُمکن ہوسکے اُن کے اَخْلاق اور اُن کی سیرت اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ دُرُست راہ پر قائم تھے۔[1]

خلافت اِمامت وِلایت کرامت ہر اِک فضل پر اِقتدارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیسے خُوبصورت اَنداز میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت واَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق مدنی پُھول ارشاد فرمائے۔ یقیناً حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تَربِیَت یافتہ ہر ایک صحابی رُشْد وہدایت کا سَرچشمہ ہے۔ کیونکہ پُوری اُمَّت میں صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت وصُحبت سے فیضیاب (فَیْض۔یَاب) ہونے کا شرف حاصل ہوا اور اسی وجہ سے انہیں ایسی عَظَمَت وشَرافت نصیب

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۷، حدیث: ۱۹۳

ہوئی جو کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔" (بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی،باب قول النبی لو کنت متخذاخلیلا، ۵۲۲/۲،حدیث: ۳۶۷۳)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سَوا سیر جَو خَیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قَبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پہُنْچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نَبَوِی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار(50,000) گُنا(زِیادہ ثواب والی) ہے, تو جنہوں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے، لیکن وہ پھر بھی کسی صحابی کے مَقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ شَیْخُ الْحدیث حضرت علامہ مُفْتی عبدُ المصطفٰی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام عُلَماءِ اُمَّت واکابرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتّفاق ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم "اَفْضَلُ الاَولیاء" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند تَرِین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہُنْچ سکتے۔ خُداوندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے اَور اُن مُقدَّس ہستیوں کو ایسی

1 . . . مرآۃ المناجیح،۸/ ۳۴۷،ملتقطاً

ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں سے سَر فراز فرمایاہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کرامتیں مَنْقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُرْبِ الٰہی کا نام ہے۔ قُرْبِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا،اُسی قدر اس کی ولایت کا درجہ بُلند سے بُلند تَر ہو گا۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیوض وبَرکات سے مُسْتَفِیض ہیں،اِس لیے بار گاہِ خُداوندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب وتَقرُّب حاصل ہے ،وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللّٰہ کو حاصل نہیں۔ اگرچہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بہت کم کرامتیں صادِر (جاری) ہوئیں، لیکن پھر بھی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا دَرَجۂ وِلایت دوسرے اَولیائے کرام سے بَہُت زیادہ اَفْضل واَعْلٰی اور بُلند وبالا ہے۔(کراماتِ صحابہ، ص۵۳)

یہ مُہریں ہیں فرمانِ ختم الرسل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مَقام و مرتبے تک ہر گز نہیں پہنچ سکتا۔اِنہی مُبارَک ہستیوں نے دین کی سَربُلندی کیلئے اپنی جانی ومالی قُربانیاں پیش کیں، دِینِ اسلام کی تَرویج واِشاعت کیلئے گھر بار چھوڑ کر سفر کی مُشکلات میں کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہم مُسلمان ہیں،ہمارے ہاتھوں میں قرآنِ کریم کی صُورت میں اَحْکامِ اِلٰہی اور اَحادیثِ کریمہ کی صُورت میں فرامینِ نَبَوی بھی اِنہی مُقدَّس ہستیوں کی شب وروز کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان مُحْسنین کی مَحبَّت وعظمت کو اپنے دل میں بسائیں،ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زِنْدگی بسر کریں اوران کی

اَدْنٰی سی بے اَدَبی وگُستاخی اور طَعْن وتَشْنِیع سے بھی باز رہیں اور ہمیشہ ان کا ذِکْرِ خَیْر کرتے رہیں۔ عُلَما فرماتے ہیں: ان (صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جب (بھی) ذِکْر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت:۱/ ۲۵۲) یاد رکھئے! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی حاصل کرنے کیلئے صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اَدب واِحْترام بھی ضروری ہے ورنہ ان حضرات کی بُرائی کرنا نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ

حضرت علّامہ یُوسف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابُو علی قحطان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں، میں نے خَواب میں دیکھا کہ میں کَرْخ کی جامع مسجد شَرقیہ میں داخل ہوا، میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے، جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدْمَت میں سلام عرض کیا، مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر شب وروز اتنی اتنی مرتبہ دُرُود وسلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے جوابِ سلام سے مَحروم فرمادیا؟ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم مجھ پر تو دُرُود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر طَعْن وتَشْنِیع کرتے ہو۔“ میں نے عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے دَستِ اَقْدس پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔“ پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَكَاتُہٗ۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات...الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۶۳)

بہرِ صِدّیق وعُمر عُثماں علی ۔۔۔ کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

سب صَحابہ کا وَسیلہ سیِّدا کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش، ص۱۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ ہدایت کے دَرَخْشَندہ ستارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک پر دُرُود شریف کی کثرت کے ساتھ ساتھ آپ کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی مَحَبَّت رکھنی چاہیے، معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے تو بے پناہ عِشق و مَحَبَّت کا اِظہار ہو اور باقی اَصحابِ رسول کے لئے دل میں عَداوت بھری ہو اگر ایسا ہوا تو بُغْض کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لَعْنت ہو گی۔ جیسا کہ

لَعْنتِ خُداوندی کا مُسْتَحِق

حضرت عُوَیْم بن سَاعِدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّہُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت ہے، لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا کوئی فَرض قَبول فرمائے گا نہ نَفل۔" (الصواعق المحرقہ، ص۴)

مزید فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو" میرے بعد انہیں (اپنی

تہمتوں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی، تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے (دَرحقیقت) مجھ سے بُغْض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دے، عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے گا۔" (مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "وَمَنْ اَسَاءَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ کَانَ مُخَالِفاً لِسُنَّتِیْ، جس نے میرے اَصحاب کے مُتَعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، وَمَاْوَاہُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ، اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم...الخ، ۱/۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغْض رکھنے والے بحکمِ حدیث، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت کے حَقْدار ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی کرنے والے اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مَول لیکر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور مرتے وَقْت انہیں کلمہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "شرح الصُّدور" میں نقل کرتے ہیں: "ایک شخص کی موت کا وَقت قریب آگیا تو اس سے کلمۂ طَیِّبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادِر نہیں ہوں، کیوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ نِشَست و برخاست (یعنی اُٹھنا بیٹھنا) رکھتا تھا جو مجھے سَیِّدُنا ابُو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے بُرا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔" (شرح الصدور، باب مایقول الانسان فی مرض الموت، ص۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے شَیخینِ کریمین یعنی سَیِّدُنا صدیق وفارُوق رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبت کا یہ وَبال ہوا کہ اس شخص کو مرتے وَقْت کلمہ نصیب نہیں ہوا اور جو لوگ خُود صحابۂ کِرام کی توہین کرتے ہیں، ایسوں کو لوگوں کیلئے دُنیا میں عبرت کا نمونہ بنا دیا جاتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں چند واقعات سُنتے ہیں: چُنانچہ

دُشمنِ صحابہ کا اَنْجام

حضرت سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک آپ کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا کہ جو حضرت سَیِّدُنا علی، حضرت سَیِّدُنا طلحہ اور حضرت سَیِّدُنا زُبیر رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن جیسے جلیلُ الْقدر صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عظمت نشان میں گُستاخی و بے اَدَبی کے اَلفاظ بک رہا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُس گُستاخ سے فرمایا: تم میرے بھائیوں کی گستاخی و بے اَدَبی سے باز آجاؤ ورنہ میں تمہارے خلاف بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے بکا کہ یہ مجھے ایسے خوف زَدہ کر رہے ہیں جیسے یہ کوئی نبی ہوں (کہ جس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وُضو کر کے مسجد میں داخل ہوئے، دو رکعتیں اَدا فرمائیں اور بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اگر اِس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہترین صحابیوں کی توہین کر کے تجھے ناراض کیا ہے تو آج اسے سزا دے کر مجھے ایک نشانی دِکھا اور اسے مومنوں کے لئے قابلِ عبرت بنا۔ (ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ) اچانک ایک (پاگل) اُونٹ لوگوں کی صَفوں کو چیرتا ہوا آیا اَور اُسے دانتوں سے پچھاڑ دیا، پھر اُونٹ نے اسے بُری طرح کچل ڈالا حتّٰی کہ وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ راوی فرماتے ہیں: (اِس گُستاخ کے ہلاک ہونے کے بعد) لوگ دوڑتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے اَور کہنے لگے کہ اے ابُو اسحاق! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی دُعا قبول فرمالی[1] (اور صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کا دُشمن ہلاک ہو گیا۔)

1۔۔۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ماجاء فی دعاء رسول اللّٰہ... الخ، ۶/۱۹۰ - تاریخِ دمشق، سعد بن مالک، ۲۰/۳۴۸ ماخوذاً

جس قدر جنّ و بشر میں تھے صَحابہ شاہ کے
سب کو بھی بے شک ، خصوصًا چار یاروں کو سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُستاخِ صحابہ کا عِبرتناک اَنجام

حضرت سَیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سَیِّدُنا ابُوالْحصِیْب بشیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں تِجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے کافی مالدار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر اِیران کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فُلاں مُسافر خانے میں ایک شخص مر گیا ہے، وہاں اس کا کوئی بھی وارِث نہیں، اب اس کی لاش بے گوروکَفن پڑی ہے۔ جب میں مُسافر خانے پہنچا تو وہاں ایک شخص کو مُردہ حالت میں پایا، میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہت عبادت گُزار اور نیک تھا، لیکن آج اسے کَفن بھی مُیَسَّر نہیں اور ہمارے پاس اِتنی رقم نہیں کہ اس کی تَجْہِیز وتَکْفِین کرسکیں۔ میں نے یہ سُنا تو اُجرت دے کر ایک شخص کو کَفن لینے کے لئے اور ایک کو قَبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اِینٹیں تیار کرنے لگے، ابھی ہم لوگ اِنہی کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا، اِینٹیں اس کے پیٹ سے گِر گئیں، پھر وہ بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہَلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک مَنْظر دیکھا تو دُور ہٹ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر ہلایا اور اس سے پُوچھا تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا بد قِسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر و فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ ان کی صُحبتِ بد کی وَجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتا اور ان سے

نفرت کرتا تھا۔ سَیِّدُنا ابُو الْحَصِیْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ بات سُن کر اِسْتِغْفار پڑھا اور کہا: اے بد بخت! پھر تو تجھے سخت سَزا ملنی چاہئے۔ (پھر میں نے اس سے پُوچھا) تُو مرنے کے بعد زِندہ کیسے ہو گیا؟'' تو اُس نے جواب دیا: ''میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی گُستاخی کی وَجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دِکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا، عنقریب تجھے دوبارہ زِندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بد عَقیدہ ساتھیوں کو اپنے دَردناک اَنجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندوں سے دُشمنی رکھتا ہے، اس کا آخرت میں کیسا دَردناک اَنجام ہوتا ہے، جب تُو ان کو اپنے بارے میں بتادے گا تو پھر دوبارہ تجھے تیرے اَصلی ٹھکانے (یعنی جہنَّم) میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زِندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس حالت سے گُستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گُستاخیوں سے باز آجائیں، ورنہ جو کوئی ان حضرات کی شان میں گُستاخی کرے گا، اس کا اَنجام بھی میری طرح ہو گا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہو گیا۔ اس کی یہ عبرتناک باتیں میرے علاوہ دُور کھڑے دیگر لوگوں نے بھی سُنیں، اتنے میں مزدور کَفن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی ہرگز تَجْہِیْزو تَکْفِیْن نہیں کروں گا، جو شَیخینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ ہو، تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اِس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا، بعد میں مجھے بتایا گیا کہ اس کے بد عقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غُسل و کَفن دیا اور انہی چند لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا گوارا نہ کیا۔ (عیونُ الحکایات، ۱/ ۲۴۸)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدبوں سے   اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائل بخشش، ص ۱۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شَیخَینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ کس قدر عبرتناک اَنْجام سے دوچار ہوا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شَیخَینِ کریمین اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے گُستاخوں سے دُور رہتے ہوئے عاشقانِ رسول و مُحبانِ صحابہ و اہلبیت و اَوْلیا کی صُحبت اِختیار کریں، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دِیا (یعنی چراغ) اپنے دل میں روشن کرکے دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حقدار بن جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی مَحبَّت قبر و حشر میں بے حد کار آمد ہے۔ چُنانچہ ایک شخص کا بیان ہے: "میرے اُستاذ کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: " مافَعَلَ اللہ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟" جواب دیا: " اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی۔" پُوچھا: " مُنْکَر نَکِیْر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بِٹھا کر جب سُوالات شُروع کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرِشتوں سے کہہ دیا: "سَیِّدُنا ابُو بکر و فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فِرِشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے، لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چُنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شرح الصدور، حدیث عائشۃ، ص ۱۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحبَّت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خُوش نصیبوں کو بروزِ جزا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہو گا۔ چُنانچہ

سرکار کا قُرب پانے والا خُوش نصیب

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: " جو شخص میرے صحابہ، اَزواج اور اَہلِ بیت سے عَقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا اور ان کی مَحبَّت پر دُنیا سے اِنتقال کرتا ہے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے

دَرَجہ میں ہو گا۔'' (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبہم والاحسان الیہم...الخ، ۱/۲۲)

مُحبانِ صحابہ کیلئے نِفاق سے بَراءَت کی بشارت بھی ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ النِّفَاقِ ''یعنی جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے بَری ہو گیا۔ (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبہم والاحسان الیہم...الخ، ۱/۲۲)

رحمتیں لاکھوں ابُو بکر و عُمر عُثمان پر　　میرے مَولیٰ حیدرِ کَرَّار پر لاکھوں سلام

ہے یقیناً ہر صحابی جاں نثارِ مُصطفےٰ　　ہر مُہاجر اور ہر اَنْصار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان اِس قدر بُلند و بالا ہے کہ زمانہ قدیم سے اُن کی سیرتِ مُبارَکہ کے مُتعلِّق مختلف کُتُب و رَسائل تصنیف کئے جاچکے ہیں اور تاحال یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی جانب سے تادمِ بیان عشرۂ مُبشَّرہ میں سے شیخینِ کریمین (سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق اور سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی سیرت پر ضخیم کُتُب بنام "فیضانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اور "فیضانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 2 جلدیں اور چھ (6) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر مُختصر رَسائل بھی شائع ہوچکے ہیں۔ اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات پر مُشتمل بہت ہی پیاری کتاب **"کراماتِ صحابہ"** بھی مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین، فیضانِ عائشہ صدیقہ، شانِ خاتونِ جنّت" بھی شائع ہوچکی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان کتب و رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور

پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں بیان سُنا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام انسانوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں۔ یہ وہ مُقدّس ہستیاں ہیں، جنہوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْك کہتے ہوئے اِسلام قبول کیا اور اپنے تَن مَن دَھن سے اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ ان مُبارک ہستیوں نے پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دِیں کہ آج جن کا تَصوُّر بھی مشکل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شمعِ رسالت کے ان پروانوں کی سچی اُلفت و محبّت عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ“ کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پُختہ اِرادہ) رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسن وخوبی سَر انجام دینے کے لئے مُتَعَدّد شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، جن میں سے ایک شعبہ اَلْمدینۃُ العلمیہ بھی ہے، جس نے خالِص عِلمی، تحقیقی اوراِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ”المدینۃُ العلمیہ“ کی اوّلین ترجیح اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضاخان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گِراں قدر تصانیف کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی المقدور آسان انداز میں پیش کرنا ہے۔ ”المدینۃ العلمیہ“ کے مختلف شعبہ جات میں 80 سے زائد مَدَنی علماء تحریر و تالیف اور تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول ”المدینۃُ العلمیہ“ کو دن گیارہویں اور رات

بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خَیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص واِستِقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کی فکر میں مصروف ہیں۔ سُنَن ونَوافل تو دُور کی بات لوگوں کی اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قَضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مَساجد وِیران ہو گئیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے مسلسل کوشش کرنا یقیناً سَعادَت کی بات ہے۔ لہٰذا کوشش کیجئے! اور مَساجد کی آبادکاری کیلئے روزانہ صَدائے مدینہ لگانے کا معمول بنالیجئے۔

اَمِیْرُ الْمؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اَذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) یاد رکھئے! اگر ہماری اِنْفِرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نمازی بن گیا تو اسے تو نیک اَعْمال کا ثواب ملے گا ہی، ساتھ میں ہم بھی اس ثواب سے مالا مال ہوں گے۔ کیونکہ "نیکی کی طرف رَہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔" (جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر الخ، ج۴، ص ۳۰۵، رقم: ۲۶۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے کیلئے، غیبت کرنے سُننے کی عادت نکالنے،

نمازوں اور سُنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفْراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ اسی ضِمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خِدْمت ہے: چُنانچہ مَتھرا(ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مَشْغلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفِرادی کوشش کے نتیجے میں زندَگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تَربیَت کے تین(3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین(3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسر　　تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر　　کاش! کر لے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اَور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "اِثْمِد" کے چار (4) حُرُوف کی نِسْبَت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں: ❀ سُنَنِ اِبنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) ❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) ❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶، ص ۱۸۰) ❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے۔ (1): کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2): کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین (3) اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3): تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کتب بہارِ شریعت حصّہ 16 (تین سو بارہ (312) صَفْحات) نیز ایک سو بیس (120) صَفْحات پر مشتمل

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے تحت مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں:

(1) شب جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مجمعُ الزّوائد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ٤٤١٥)